رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

روزنامہ

خطبہ نمبرہ

پاکستان لاہور

فضل

یوم جمعہ

فی یرجبر ۱۹۴۷ء

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ہم بڑے شکر کی اطلاع مغرب ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو طبیعت کمزور دیکھنے سے اب بہتر اطلاع ہے دعا جاری فرمائیں۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۷ | ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۸

پاکستانی فوج اور فوجی مخزن

کل ۵ تاریخ کو پاکستانی فوج کے ایک سو چوبیس بریگیڈ کا مظاہرہ ہوا۔ اس میں پاکستانی فوج نے وزیر دفاع نواب زادہ لیاقت علی خانصاحب کو سلامی دی۔ پاکستانی فوج کی راہ نمائی بریگیڈیر نذیر احمد نے کی۔ جو اس وقت پاکستانی فوج کے سب سے سینئر مسلمان بریگیڈیر ہیں۔ جہاں تک مظاہرہ کی شان اور عظمت کا سوال ہے۔ ہمارے نزدیک اس موقعہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اور لاہور شہر کی بڑائی کو دیکھتے ہوئے یہ مظاہرہ اس سے زیادہ شاندار ہونا چاہیئے تھا جتنا کہ ہوا۔ اس مظاہرہ میں مختلف (Bataciama) بٹالینز کے نمائندوں کی کل تعداد اندازاً آٹھ سو کے قریب تھی اور مظاہرہ کی لمبائی اور وسعت صرف موٹر لاریوں کے استعمال اور ان کی سست رفتاری کے سبب سے تھی۔ بعض پاکستانی افسر شمولیت بریگیڈیر نذیر نہایت چست اور اپنے کام کے قابل اور اہل نظر آتے تھے۔ اور بعض افسروں کے اندر وہ چستی نظر نہ آتی تھی جو ہونی چاہیئے تھی۔ دو تین افسروں نے تو یہاں تک غفلت کی۔ کہ وزیر دفاع کے پاس سے گزر گئے۔ اور سلامی تک نہ دی۔ بعضوں نے سلامی میں اتنی جلد بازی سے کام لیا۔ کہ وزیر دفاع کے پاس [illegible] بہت پہلے ہی سلامی دینی شروع کر دی۔ حالانکہ مناسب طریق یہ تھا کہ وہ وزیر دفاع کے پاس پہونچتے وقت دو تین گز پہلے سے سلامی دینی شروع کرتے۔ بعض لطائف بھی اس موقعہ پر ہو گئے۔ کرنل فلیچ ایک انگریز افسر مجمع کو دیکھتے ہوئے سکراتے چلے جاتے تھے۔ اور نظامہ کی کیفیت نے ان پر کچھ ایسا اثر کیا ہوا تھا۔ کہ سلامی کا ان کو خیال ہی نہیں آیا۔ مسکراتے مسکراتے وہ عین وزیر دفاع کے سامنے پہونچ گئے اور یکدم انہیں اپنے فرض کی طرف توجہ ہوئی۔ چہرہ سنجیدہ بنالیا۔ اور سلامی کی جگہ سے آگے گزرتے ہوئے سلام کرتے چلے گئے۔ بہر حال عام اثر یہی تھا کہ پاکستانی سپاہیوں نے بہت اچھی نمائش کی ہے ان کے سُتے ہوئے جسم اور بل کھائے ہوئے پٹھے اس بات کے شاہد تھے۔ کہ پاکستان پر حملہ کرنا کسی کے لئے آسان بات نہ ہوگی۔ ان لوگوں کی آنکھوں سے ظاہر تھا۔ کہ وہ پاکستان کی فوج کا حصہ ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور وقت آنے پر پاکستان کی عظمت کے قیام کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ ایک بڑا فائدہ اس مظاہرہ کا یہ بھی ہوا کہ لوگوں میں جو بے چینی پیدا تھی کہ پاکستان کی سرحدیں غیر محفوظ ہیں۔ اس کا ایک حد تک ازالہ ہو گیا اور پاکستان کے باشندوں کو معلوم ہو گیا کہ ان کے گھروں کی حفاظت کے لئے ان کے محافظ سپاہی سرحد پر موجود ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستانی سپاہی سکھ سپاہی کی طرح موٹے نہیں تھے۔ ان کا جسم قد بھی اتنا لمبا نہیں تھا۔ جتنا کہ عام سکھ سپاہی کا ہوتا ہے۔ لیکن ان کا جسم بہت گٹھا ہوا اور ورزشی تھا۔ اور ہر دیکھنے والا یہ محسوس کرتا تھا کہ استقلال کے ساتھ لمبا کام کرنے کی اہلیت مسلمان سپاہی میں سکھ سپاہی سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ سکھ سپاہی کی ساری بہادری اس کی وحشت اور درندگی پر مبنی ہے اور اس وحشت اور درندگی کا کمال بھی اس کی اندرونی طاقتوں سے نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ شراب کے استعمال سے اس کے اس جوہر کو مدد پہنچائی جاتی ہے۔ جو سپاہی موت کا خوف شراب کے نشہ سے دُور کرنا چاہتا ہے وہ ہرگز بہادر سپاہی نہیں کہلا سکتا۔ وہ انسان نہیں ایک مشین ہے جسے دوسرا ہاتھ چلاتا ہے مسلمان سپاہی کی بہادری اس کا ذاتی جوہر ہے۔ لڑائی کے وقت اس کا دماغ صاف ہوتا ہے۔ شراب نے اس کے حواس پر قابو نہیں پایا ہوتا۔ وہ سارے نتائج کو دیکھتے ہوئے اور سارے خطرات کو جانچتے ہوئے دشمن کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھتا ہے اور بسا اوقات اگر وہ دشمن پر غالب نہیں آسکتا۔ تو اپنی جان کو قربان کر کے اس کے بڑھنے کی رفتار کو سست کر دیتا ہے۔ اور اسی طرح اپنے ملک کے لئے دفاع کی تیاری کا ایک موقعہ پیدا کر دیتا ہے۔ اس وقت ساری دنیا میں مسلمان سپاہی ہی ایک ایسا سپاہی ہے۔ جو غیر طبعی ذرائع کے استعمال کئے بغیر بہادری کا نمونہ دکھلاتا ہے۔ مسلمانوں کے سوا ساری دنیا میں شراب کا عام رواج ہے۔ اور مکوتیں سپاہیوں کو لڑائی کے وقت خاص طور پر شراب مہیا کر کے دیتی ہیں۔ تاکہ موت کا ڈر ان کے دل سے جاتا رہے۔ اور وہ شراب کے نشہ میں دشمن کی طرف آگے بڑھیں۔ انسانوں کی طرح نہیں بلکہ درندوں کی طرح۔ پس ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان فوجوں کی تربیت جب بھی مکمل ہو جائے گی۔ وہ دنیا کے دوسرے سپاہیوں سے بہتر ثابت ہونگی۔ کیونکہ انسان ہمیشہ درندوں پر فوقیت رکھتا چلا آیا ہے۔ شراب کے نشہ میں مخمور ہو کر لڑنے والا سپاہی اور شراب کو چھوئے بغیر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے والا سپاہی مساوی نہیں ہو سکتے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پس ہمارے لئے امیدوں کا ایک وسیع دروازہ کھلا ہے ہماری ترقی کی راہیں بہت زیادہ کشادہ اور بہت دور تک جانے والی ہیں۔ کیونکہ ہمارے دشمن نے وہ تمام ذرائع استعمال کر لئے ہیں۔ جو اس کی ترقی میں مدد دے سکتے تھے مگر ہمارے خزانے ابھی زمین میں مدفون ہیں جب ہم وہ تمام ذرائع استعمال کر لینگے جن سے ایک اچھا سپاہی بہت ہی اچھا بنایا جا سکتا ہے۔ تو ہمارا سپاہی یقیناً دوسری قوموں کے سپاہی سے بہت اچھا ثابت ہوگا۔

اس مظاہرہ کے دیکھنے والوں کے لئے ایک اور امر بھی نہایت خوشی کا موجب تھا لاکھوں مسلمان اس مظاہرہ کو دیکھنے کے

ایڈیٹر و پروپرائٹر روشن دین تنویر بی اے۔ ایل۔ ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے۔ ایل۔ ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جوھال بلڈنگ جو ھال روڈ لاہور سے شائع کیا

لئے میلوں میل سڑکوں پر کھڑے تھے۔ ان میں سے اکثر نوجوان تھے۔ جن کے مجسموں کی بناوٹ اور جن کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی۔ کہ وہ سب یا ان میں سے اکثر سپاہی ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ میلوں میل لمبا انسانوں کا مجموعہ ہندوؤں اور سکھوں کے وجود سے کل طور پر خالی تھا۔ اس میں مسلمان ہی مسلمان تھے۔ گو اکثر کے سر ننگے تھے۔ ہتھوں کے کپڑے بوسیدہ تھے۔ لیکن پھر بھی جو اختلاف ایسے مجموعوں میں پہلے زمانوں میں نظر آتا تھا۔ ان میں نظر نہ آتا تھا۔ وہ مرجھائے ہوئے چہرے اور ڈوبتی ہوئی آنکھیں جو دوسری اقوام کے اختلاف کی وجہ سے بڑے مجموعوں کی خوبصورتی کو خراب کر دیا کرتی تھیں۔ وہ کل مفقود تھیں مجمع کا ہر شخص سپاہی بننے کی قابلیت رکھتا تھا۔ اور آئندہ ہونے والا سپاہی نظر آتا تھا۔ اگر ان نوجوانوں کی صحیح تربیت کی جائے۔ اور ان کے اخلاق کو بلند کیا جائے۔ اور ٹیریٹوریل فورس اور فوجی کلبوں کے ذریعہ سے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ ان کو ملک کی فوجی خدمت میں حصہ لینے کا موقعہ دیا جائے۔ تو یقیناً لاہور ہی سے ایک لاکھ پاکستانی سپاہی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ لاہور کے ضلع کی سرحد جو ہندوستان سے ملتی ہے۔ وہ بیچ اس میل کے قریب ہوگی۔ اگر لاہور سے اتنا سپاہی پیدا ہو جائے۔ تو لاہور، قصور اور چونیاں کی تحصیل سے بھی یقیناً پچاس ساٹھ ہزار سپاہی مل سکتا ہے۔ ان سپاہیوں کے ذریعہ سے نہ صرف لاہور کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ بلکہ سارا پاکستانی ملک محفوظ ہو سکتا ہے۔ اور پاکستانی فوج کا کام بہت آسان ہو جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک ٹیریٹوریل فورس اور فوجی کلبوں کے قیام میں بالکل دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ فوج کے مہیا کرنے کا یہ ایک بہترین اور سہل ترین ذریعہ ہے۔ اس کا انتظام کلی طور پر فوج کے محکمہ کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اور سول محکموں کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے تاکہ دو عملی پیدا نہ ہو۔ اور فوج کو سیاسی مسائل سے بالکل الگ رکھا جا سکے۔ ہمارے پاس سپاہیوں کا ایک وسیع مخزن ہے۔ اگر اس وسیع مخزن کو استعمال نہ کیا گیا۔ اور وقت پر اسے کام میں لانے کے لئے کوشش نہ کی گئی۔ تو یہ پاکستان سے غداری ہوگی۔ اور ذمہ دار لوگوں کا یہ قصور قوم کبھی معاف نہیں کر سکے گی۔ ذمہ دار لوگوں کو یہ خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ قوم کی جہالت سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا ایک وقت میں اگر قوم جاہل ہو۔ اور اپنے فوائد کو نہ سمجھتی ہو۔ تو دوسرے وقت میں وہ بیدار اور ہوشیار بھی ہو سکتی ہے۔ اس بیداری اور ہوشیاری کے زمانہ میں وہ ہرگز یہ عذر نہیں سنے گی۔ کہ چونکہ ہم غافل اور حالات سے جاہل تھے۔ اس لئے ہمارے ذمہ دار حکام نے کام کو صحیح طریقوں پر نہیں چلایا۔ وہ اپنے ذمہ دار افسروں پر یہ اعتراض کرنے لگی۔ کہ اگر ہم غافل اور جاہل تھے۔ تو تمہاری ذمہ واری اور بھی بڑھ جاتی تھی۔ جب قومیں ہوشیار ہوتی ہیں۔ تو وہ اپنے حقوق کی خود نگہداشت کر لیتی ہیں۔ لیکن تربیت اور تنظیم کی طرف سے جب قومیں غافل ہوتی ہیں۔ تو ملک کے افسروں کی ذمہ واری بہت بڑھ جاتی ہے اور ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس ذمہ اداری کو خود بھی ادا کریں۔ جو بیدار قومیں حکومت کی مدد کے بغیر ادا کرتی ہیں ؛

قادیان کا معائنہ کریں۔ بظاہر شائد یہ بات بڑی اہم نظر نہ آئے لیکن اس لحاظ سے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے زعماء اعلان پر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ حکومت مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنا نہیں چاہتی یہ بات بڑی اہم ہے اگر ریڈیو کا اعلان درست ثابت ہو جائے جو یقیناً درست نہیں ہے تو ورنہ حکومت اپنے دعوے کے مطابق دہلی کے حالات کو درست کرنے کا مہ قدم اٹھائے گا اور دنیا کو دکھا سکے گی کہ اس کے دعوے صرف بناوٹی نہیں ہیں بلکہ وہ وفادار مسلمان شہریوں کو نہ صرف ہندوستان میں رہنے کی اجازت دیتی ہے بلکہ ان کے جان و مال کی بھی حفاظت کرتی ہے۔ زندہ قادیان کو بطور مثال کے پیش کر سکے گی۔ اس لحاظ سے یہ بات چھوٹی نہیں بلکہ نہایت اہم ہے۔ کیا حکومت اس بات کے لئے تیار ہوگی؟ اگر حقیقت یہ ہے۔ کہ انتہائی مظلوم ہونے کے باوجود بعض ہندوستانی افسر قادیان کے خلاف خطرناک پروپیگنڈا میں مصروف ہیں اور اس واضح صداقت کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی طرف سے جنرل تھمایا کی طرف سے منسوخ شدہ بیان کی تردید میں شائع ہوا ہے۔

قائداعظم فنڈ کے لئے نظام حکومت کا عطیہ

لاہور ۱۵ر اکتوبر۔ نظام حیدرآباد (دکن) کی حکومت نے قائداعظم فنڈ کے لئے تین لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے۔ پریمیئر ریاست ڈربن اور جنوبی افریقہ کے دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کی طرف سے بھی عطیات موصول ہوئے ہیں۔

دہلی کے فوجی ترجمان کی غلط بیانی

۱۵ر اکتوبر کے سٹیٹس مین دہلی ایڈیشن میں دہلی کے ایک فوجی ترجمان کا بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ لنڈن کے دو اخبارات میں جو اطلاعات قادیان کے متعلق قتل و غارت کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ ان میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے۔ اس فوجی ترجمان نے اپنے اس بیان میں اس اعلان کی بھی پرزور تائید کی ہے۔ جو ۱۰ر اکتوبر کو آل انڈیا ریڈیو نے جنرل تھمایا کی طرف منسوب کر کے نشر کیا تھا۔ کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور یہ کہ وہاں حالات نارمل ہیں۔

فوجی ترجمان نے یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ جنرل تھمایا کے ہمراہ علاوہ دو پاکستانی بریگیڈیروں کے جماعت احمدیہ کا بھی ایک نمائندہ گیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ پارٹی جس میں جنرل کریاپا کی دعوت پر جماعت احمدیہ کا نمائندہ بھی شامل تھا۔ جنرل کریاپا کے حکم سے قادیان کے حالات ملاحظہ کرنے کے لئے گئی تھی۔

چونکہ آل انڈیا ریڈیو نے جو اعلان جنرل تھمایا کی طرف منسوب کر کے نشر کیا تھا وہ سراسر غلط تھا اس لئے جماعت احمدیہ کے نمائندہ مذکور یعنی جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ نے اپنا تردیدی بیان پریس میں شائع کرایا۔ جو الفضل مورخہ ۱۴ر اکتوبر اور پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۵ر اکتوبر میں شائع ہو چکا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ جنرل تھمایا کی اصل رپورٹ تا حال شائع نہیں ہوئی۔ اور نہ ان کی طرف سے اب تک جماعت احمدیہ کے نمائندہ مذکور کے بیان کا کوئی جواب شائع ہوا ہے۔

اب بھی فوجی ترجمان صاحب مذکور نے اپنے بیان کا انحصار آل انڈیا ریڈیو کے اسی اعلان پر رکھا ہے۔ جس کی تردید پارٹی کے ایک ممبر نے پرزور الفاظ میں شائع کرائی ہے۔ اور جس کا پارٹی میں موجود ہونا خود فوجی ترجمان نے تسلیم کیا ہے۔ اسطرح ان کے بیان کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ ان کا فرض تھا کہ لنڈن اخبارات پر تبصرہ کرتے وقت اس واضح تردیدی بیان کو بھی زیر نظر رکھتے۔

پھر خود ان فوجی ترجمان صاحب کے بیان سے بھی آل انڈیا ریڈیو کے اعلان کا غلط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے تو یہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "چونکہ قادیان کے اردگرد غیر مسلموں کی آبادی ہے۔ اس لئے وہاں قدرتاً بے چینی اور بے دلی پیدا ہو گئی"۔ اس کے بعد کہا ہے کہ "موقع ذرا بعد سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھ جو باشندگان قادیان کے مزارعہ ہیں مالکان کے پاس لوٹ گئے۔ اور مالکان کو یقین دلایا کہ انہیں کوئی ایذا نہیں پہونچے گی"۔

اگر یہ دوسری بات درست ہے (اور حق یہ ہے کہ وہ درست نہیں) تو پہلی بات کہ چونکہ قادیان کے اردگرد غیر مسلموں کی آبادی ہے۔ اس لئے وہاں قدرتاً بے چینی اور بد دلی پیدا ہو گئی یقیناً غلط ہے۔ قادیان کے اردگرد دور دور تک جو اراضی ہے۔ اس کے مالکان احمدی جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی اور ان کے خاندان کے دیگر افراد ہیں اور سکھوں کی ایک قلیل تعداد ان کے ماتحت مزارعین ہیں۔ اس لئے اگر سکھ مزارعین قادیان کے مالکوں کے ساتھ ہو لئے۔ تو پھر بے چینی اور بد دلی پھیلنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر فوج اور پولیس مسلح حملہ آوروں کی مدد نہ کرتی۔ تو پھر بھی احمدیوں میں بے چینی اور بد دلی پیدا نہیں کی جا سکتی تھی۔ اور یقیناً نہتے ہوتے ہوئے بھی وہ حملہ آوروں کا دلیری سے مقابلہ کرتے۔ کیونکہ اپنے مرکز مقدس قادیان کی حفاظت کا خیال ہی ان کو دلیر بنانے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے فوجی ترجمان صاحب کی یہ دلیل بالکل بودی اور کمزور ہے۔ کہ اردگرد کی غیر مسلم آبادی کی وجہ سے وہاں بے چینی اور بد دلی پیدا ہو گئی۔

اس طرح آل انڈیا ریڈیو کے اعلان کی حقیقت بھی واشگاف ہو جاتی ہے۔ اور صاف نظر آجاتا ہے کہ قادیان کے متعلق غلط خبریں کسی پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے مطابق شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر ہمارا خیال غلط ہے۔ تو ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ حکومت ہندوستان گاندھی جی اور شہید سہروردی کو صحیح حالات کا جائزہ لینے کے لئے قادیان آنے کی دعوت دے۔ جو بلا اطلاع اچانک آ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

أعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

مشرقی پاکستان کی احمدیہ جماعت کے نام پیغام

ایثار اور قربانی کا جذبہ دکھانے کا وقت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود امام جماعت احمدیہ اطال اللہ بقاہ وادام شموس طالعہ

اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ احمدی مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ جس طرح کتے لاشوں پر جھپٹتے ہیں اسی طرح سکھ جتھوں اور پولیس اور ملٹری نے ان علاقوں کا مال و اسباب لوٹ لیا ہے۔ اکثر تن کے کپڑے بچا کر ہی نکل سکے ہیں۔ بستر بہت ہی کم لوگ لا سکے ہیں۔ ہزاروں ہزار بچہ اور عورت سردی سے نڈھال ہو رہا ہے پانچ ہزار آدمی اس وقت صرف ہمارے پاس جو حال بلڈنگ۔ دوسری بلڈنگوں اور ان کے ملحقہ میدانوں میں پڑا ہے۔ ان میں سے اکثر قادیان میں سے آئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ مکانوں اور جائدادوں والے تھے۔ مگر ان کے مکانوں پر سکھوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور ان کے گھروں کو سکھوں نے لوٹ لیا ہے۔ قادیان کے رہنے والوں میں چونکہ یہ شوق ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنا مکان نہ بنائیں۔ اس لئے عورتوں کے پاس زیور اور مردوں کے پاس روپیہ بہت ہی کم ہوتا تھا۔ اس لئے جب لوگوں کو قادیان چھوڑنا پڑا تو مکان اور اسباب تو سکھوں نے لوٹ لئے اور روپیہ اور زیور ان کے پاس تھا ہی نہیں۔ اکثر بالکل خالی ہاتھ پہنچے ہیں۔ اور اگر جلد ان کے لئے کچھ کپڑے اور رضائیاں وغیرہ مہیا نہ کی گئیں۔ تو ان میں سے اکثر کی موت یقینی ہے۔ اس لئے میں مغربی پنجاب کے تمام شہری۔ قصباتی اور دیہاتی احمدیوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آج ان کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ دکھانے کا وقت آگیا ہے۔ سوا لاکھ ان بستروں کے جن میں وہ سوتے ہیں۔ اور سوا لاکھ اتنے کپڑوں کے جو ان کے لئے اشد ضروری ہیں باقی سب بستر اور کپڑے ان لوگوں کی امداد کے لئے دے دیں۔ جو باہر سے آرہے ہیں۔

سیالکوٹ کی جماعت کو میں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ گورداسپور اور اور کئی جگہوں کے زمیندار وہاں بٹھائے جا رہے ہیں۔ ان میں سے بھی اکثروں کے پاس کوئی کپڑا وغیرہ نہیں۔ جو پہلے بھاگ آئے۔ ان کے پاس کچھ کپڑے ہیں۔ مگر جو بعد میں آئے ان کے پاس کوئی کپڑا نہیں۔ خصوصاً جو قادیان میں پناہ گزین تھے۔ اور وہاں سے آئے ہیں۔ ان کا سب مال سکھوں اور ملٹری نے لوٹ لیا تھا۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے بستر اور کپڑے مہیا کرنا سیالکوٹ کی جماعت کا فرض ہے۔ ہمارے ملک میں یہ عام دستور ہے۔ کہ زمیندار ایک دو بستر زائد رکھتے ہیں۔ تاکہ آنے والے مہمانوں کو دیئے جا سکیں۔ ایسے تمام بستر ان لوگوں میں تقسیم کر دینے چاہئیں۔ اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں اور عزیزوں سے بھی جتنے بستر مہیا ہو سکیں جمع کر کے ان لوگوں میں بانٹنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ کی تمام زمیندار جماعتوں کو اپنا یہ فرض سمجھنا چاہیئے۔ کہ تمام ارد گرد کے تالابوں سے کیر جمع کر کے اپنے چھکڑوں میں ان جگہوں پر پہونچائیں جہاں پناہ گزین آباد ہوئے ہیں۔ اسی طرح گنوں کی کھوری اور دھان کے چھلکے جمع کر کے ان لوگوں کے گھروں میں پہنچائیں تاکہ بطور بستروں کے کام آسکے۔

تمام جماعتوں اور پریذیڈنٹوں کو اپنی رپورٹوں میں اس بات کا بھی ذکر کرنا چاہیئے کہ انہوں نے اس ہفتہ یا اس مہینہ میں پناہ گزینوں کی کیا خدمت کی ہے۔ اور ان کے آرام کے لئے انہوں نے کیا کوششیں کی ہیں سیالکوٹ کے علاوہ دوسرے اضلاع میں جو آدمی بس رہے ہیں۔ ان کی امداد کے لئے بھی وہاں کی جماعتوں کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے اپنے زائد بستر ان کو دینے چاہئیں اسی طرح جو لوگ قادیان سے آرہے ہیں اور لاہور میں مقیم ہیں۔ ان کے لئے بھی کچھ کپڑے بھجوانے چاہئیں۔ زیادہ کمبل لحافوں۔ توشکوں اور تکیوں کی ضرورت ہے۔ چونکہ سردی روز بروز بڑھ رہی ہے اس کام میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور خود آدمی کے ذریعہ سے یہ چیزیں بھجوانی چاہئیں ڈاک سے جلد از جلد یہ چیزیں ہمیں بھجوا دینی چاہئیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بیان

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ آج ایک دعوت چائے میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے پریس کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا قادیان کے مقامی افسر اب ہم کو قادیان میں ایسی چیزیں اور سامان بھی نہیں لانے دیتے جس کی ان کو تو ضرورت نہیں۔ مگر ہمارے لئے وہ نہایت ضروری ہے۔ مثلاً ہماری لائبریری کو جس میں ہماری مذہبی علمی کتب کا نہایت قیمتی ذخیرہ ہے جن میں بعض عربی کے قلمی نسخے بھی ہیں بند کر کے مہر لگا دی گئی ہے۔ نیز ہمارے ضیاء الاسلام پریس کو بھی جس سے الفضل چھپتا تھا سیل کر دیا گیا ہے۔ پھر ہماری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا سامان بھی ڈاکٹر بھٹناگر نے جب وہ قادیان گئے تھے۔ تو انہوں نے بھی کہا تھا۔ کہ ہندوستان کے بہترین انسٹی ٹیوٹوں میں اسکا شمار ہو سکتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کا تو یہ واحد سائنس کا ادارہ ہے جو بھی ضبط ہو گیا ہے۔ فسادات کی وجہ سے ہمارا یہ کام دو سال پیچھے جا پڑا ہے

آپ نے فرمایا اب ہمارے ٹرک جو قادیان سے عورتوں اور بچوں کو لینے کے لئے گئے تھے پہلے ان کو باہر ہی روک دیا گیا۔ پھر جب وہ باہر سامان اور بچوں اور عورتوں کو لیکر نکلے۔ تو سکھوں اور پولیس نے حملہ کر کے سامان لوٹ لیا۔ حالانکہ یہاں سے ہندو اور سکھ پناہ گزین بہت سا سامان ساتھ لے جاتے ہیں۔ مگر ادھر سے مسلمانوں کا سامان نہیں آنے دیا جاتا

آپ نے کہا کہ قادیان کی بڑی آبادی کو نہایت چھوٹی سی جگہ میں مقید کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ کثرت نفوس کی وجہ سے ٹھنوں ٹھنوں تک غلاظت جمع ہو گئی تھی۔ جسکو ہمارے لڑکوں اور دیگر احمدیوں نے خود صاف کیا۔ ہسپتال بھی ہمارے قبضہ سے لے لیا گیا ہے۔ اور زخمیوں اور بیماروں کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے جبکہ اب علاج کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے ۲۰۰ آدمی وہاں حملوں میں مارے گئے ہیں۔ قادیان میں دونوں حکومتوں کے نمائندے جنرل کریاپا کے حکم سے تحقیقات کے لئے گئے تھے لیکن جنرل تھمایا نے حکومت ہندوستان کو بالکل خلاف واقعہ رپورٹ دی ہے۔ اتنے بڑے افسر سے اتنی امید نہ تھی۔ آپ قادیان میں اس وفد کے سامنے ہمارے لوگوں نے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ ۲۰۰ مسلمان شہید ہوئے ہیں اور حملہ کر کے ہمارے گھروں کو لوٹ لیا گیا۔ اور جلا کر ان کو راکھ کر دیا گیا۔ اور بے شمار مال لوٹ لیا گیا۔ اسپیشل جنرل تھمایا نے سوال کیا۔ کہ میری رپورٹ تو یہ ہے کہ صرف ۲۰ آدمی مرے ہیں۔ تو میرے بڑے لڑکے نے بتایا کہ میں آپکو صرف ایک گدھا ایسا بتا سکتا ہوں جسپر ۲۰ مسلمان دبے پڑے ہیں۔ اور بھی بہت سے گڑھے ہیں۔ اسپیشل تھمایا صاحب خاموش ہو گئے۔ مگر پھر بھی بیان انکے خلاف دیا

جن پناہ گزینوں کو قافلوں کی صورت میں قادیان سے بالجبر بھیجا گیا تھا۔ انکو خوراک نہیں دی گئی۔ ایک عورت کا بیان ہے کہ اس نے چھ دن شیشم کے پتے کھا کر گزارے۔ ہماری جماعت نے قادیان سے قافلے کے لئے ۲۰ بوری گندم ابال کر افسروں کی خواہش پر بھیجی۔ مگر وہ بھی انکو نہ دی گئی۔ اور جانوروں کو کھلا دی گئی۔ پھر کئی دن کے بعد ان کو آدھی آدھی روٹی دی گئی۔ اور ساتھ یہ کہا۔ کہ ہم نے مسٹر جناح اور تمہارے خلیفہ کو تار دی تھی۔ مگر انہوں نے روٹی نہیں دی۔ مگر آج نہرو جی کیلئے مرغ کھلائی جاتی ہے۔

ان حالات کے باوجود ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ جب تک حکومت ہندوستان ہم کو قادیان سے نکل جانے کا حکم نہیں دیگی۔ ہمارے آدمی قادیان کو نہیں چھوڑیں گے۔ اگرچہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے نوجوان وہاں مارے جائینگے۔ مگر قومیں قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتیں۔ اگر ہم آج قربانیاں نہ دیں گے۔ تو ہماری آئندہ نسلوں کو بھی قربانیاں دینے کی تحریک نہ ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ میرے لڑکے نے بذریعہ فون مجھے بتایا ہے کہ ایک انگلا لیڈر نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اگر منکانہ صاحب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا ہمیں یقین دلایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ہمارا ہے وہ ہمارے پاس آکر رہے گا (انشاء اللہ)
ظالم کبھی خدائی گرفت سے بچ نہیں سکتا

مرتبہ خورشید احمد

لاہور ۱۵ ماہ اخاء۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محبین احباب میں تشریف فرما ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا آج فون پر یہ نہایت افسوسناک اطلاع قادیان کے متعلق آئی ہے کہ وہاں کے حکام نے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کی لائبریری کو جو ہمارے نکتہ نگاہ سے بہت ہی نایاب اور بیش قیمت کتب پر مشتمل تھی سربمہر کر دیا ہے۔ اور نہیں لائبریری کی کتابوں کو لینے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ یہ کتابیں ایسی ہیں جن سے انہیں کوئی بھی دلچسپی اور فائدہ نہیں ہے اور یہ کارروائی محض فسادات تعصب کی وجہ سے کی گئی ہے اس لائبریری کو غیر قانونی ایسی پبلک لائبریری قرار دے کر اس پر قبضہ کیا گیا ہے۔ جسے گورنمنٹ کی طرف سے مالی امداد ملا کرتی ہے۔ حالانکہ ہمیں کبھی بھی گورنمنٹ کی طرف سے مالی امداد نہیں ملی۔ اور ایک ایک کتاب ہم نے اپنے پیسوں سے لی ہوئی ہے اس کارروائی سے حکومت نے ایسی شقاوت کا ثبوت دیا ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

اس سلسلے میں حضور نے حکومت ہند کے اس اعلان کا ذکر کیا کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور وہاں پر امن امان ہے اور پھر فرمایا اب دیکھو ایک شہر کا شہر خالی کرا لیا جاتا ہے۔ سینکڑوں لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے انگریز خائف ہے تک اس، امرکی شہادت دیتے ہیں۔ کہ لاشوں کی کثرت کی وجہ سے ناقابل برداشت بدبو پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی حکومت کی طرف سے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ وہاں سرے سے کچھ ہوا ہی نہیں۔ کیا اس سے پہلے یہ قیاس بھی کیا جا سکتا تھا کہ اتنا بڑا جھوٹ بھی بولا جا سکتا ہے؟ لیکن اس قسم کی حرکات بہر حال ایک وقت تک ہی چل سکتی ہیں۔ کہتے ہیں "سو سنار کی ایک لوہار کی" آخر ایک دن آئے گا اور یقیناً آئے گا جب ہمارے خدا کا ہتھوڑا ان لوگوں پر پڑے گا۔ اور انہیں مٹی میں ملا کر رکھ دے گا ہم ہندوستان کے بانٹے جانے کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ ہندوستان بچ جائے اور صلح سے ہی سمجھوتے کی کوئی راہ نکل آئے لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان لوگوں کی گردنیں مروڑ کر رکھ دے گا جو آج ظلم کر رہے ہیں۔ قادیان ہمارے ہاتھ سے کبھی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں جا سکتا آخر وہ ہمارے پاس آئے گا ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب آئے گا۔ شاید سال دو سال یا دس سال لگ جائیں لیکن وہ ہمارے پاس ضرور آئے گا۔ ضرور (انشاء اللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے موقع کے متعلق جو الہام ہوا تھا۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا ہے یعنی یہ کہ "ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد" اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میں تمہیں ضرور تمہارے مرکز کی طرف واپس لوٹاؤں گا۔

اس طرح مجھے یہ الہام ہوا کہ "انا نکوا ایات بکد اللہ جمیعا" (الفضل ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء) یعنی تم خواہ کہیں بھی چلے جاؤ اور تمہیں خواہ کتنا ہی منتشر ہونا پڑے آخر اللہ تعالیٰ ضرور تمہیں پھر اکٹھا کر دیگا یہ الہام بتاتے ہیں کہ ہم ضرور قادیان میں دوبارہ اکٹھے کئے جائینگے گو آج یہ کیفیت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے قول کیطرح درندوں کے لئے بھٹیاں اور پرندوں کے لئے گھونسلے۔ لیکن ہمارے لئے سر چھپانے کو جگہ نہیں۔ آج ہمارا کوئی وطن اور گھر نہیں رہا۔ لیکن قادیان ہماری چیز ہے وہ بہر حال ہمارے پاس ہی آئے گی اللہ تعالیٰ تو معمولی ظلم بھی برداشت نہیں کیا کرتا۔ کجا یہ خدائی جماعت پر اتنے شدید مظالم ہوں آج ہماری جماعت پر جو ظلم ہو رہے ہیں یقین رکھو کہ خدا انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا اور ضرور ان کا بدلہ لے کر رہیگا

موجودہ حالات کے متعلق حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کشف اور رؤیا کا ذکر فرمایا جو لفظاً لفظاً قادیان کے موجودہ حالات کے ذریعے پورے ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں ایک فصیل کا ذکر تھا۔ جو پہلے قادیان کے ارد گرد معلوم ہوتی تھی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات کے ارد گرد ہے (تذکرہ صفحہ ۴۱۲) اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی رویا میں حضور کے قادیان سے چلے آنے۔ محلوں کے خالی ہونے اور حلقہ مسجد مبارک کے ڈٹے رہنے کے واقعات کی تفصیلی اطلاع دی گئی تھی۔ (الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء) حضور نے یہ رویا اور کشف بیان کر کے فرمایا۔ دیکھو پچاس سال سے ہم خدا کا یہ سلوک دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہ قبل از وقت آنے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے۔ اور پھر وہ واقعات اسی طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن ہم میں سے کتنوں نے ان نشانات سے فائدہ اٹھایا ہے؟ آج لوگ یہ چاہتے ہیں کہ قادیان میں ذرا خدا کا نشان ظاہر ہو جو اس کی حفاظت کرے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تم نے پہلے نشانات سے کیا فائدہ اٹھایا۔ جواب وہ فائدہ اٹھاتے خود موجودہ حالات کے متعلق خدا تعالیٰ کی وہی پیشگوئی جو خبریں پوری ہوئی ہیں اس سے انہوں نے کتنا فائدہ اٹھایا؟ جو لوگ پچاس سال متواتر خدا کے نشانات کو۔ اور اس کے سلوک کو دیکھ کر پھر ایک ہی ابتلاء سے گھبرا گئے ہیں۔ انہیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے یا ابتلاء تو آیا ہی اس لئے کرتے ہیں۔ تاکہ مومن اور منافق میں تمیز ہو جائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ بجائے خدا کی طرف سے ابتلاء آنے کے مومن کو چاہیئے کہ خود اپنے آپ پر ابتلاء وارد کرے۔ کیونکہ خدا کا ابتلاء بہت سخت ہوتا ہے۔ اگر مسلمان اور ہماری جماعت کے لوگ اس نصیحت پر عمل کرتے تو یقیناً وہ تباہی سے بچ جاتے میں سمجھتا ہوں مشرقی پنجاب میں صرف ہماری جماعت کو ہی کم سے کم ایک ارب روپے کا نقصان ہوا ہے اگر وہ اپنی خوشی سے پچاس کروڑ بلکہ پچاس لاکھ روپے ہی بطور چندہ دے دیتے تو یقیناً ہم ایسی تیاری کر سکتے تھے جس کے ساتھ نہ صرف ہم ان حالات سے بچ جاتے۔ بلکہ سارا علاقہ ہی اپنی جگہ ڈٹا رہتا اور موجودہ صورت حالات پیدا نہ ہوتی۔ لیکن مشکل یہی ہے کہ اپنے ہاتھ سے کچھ دینا مشکل ہوتا ہے اور جب خدا چھین لے تو اسے چار و ناچار قبول کرنا ہی ہوتا ہے۔

آخر میں پھر لاہور کی جماعت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ باوجود بار بار کی تنبیہ کے لاہور کی جماعت میں ابھی تک کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی۔ جو نہایت ہی افسوسناک امر ہے جہاں جماعت کا ایک طبقہ غیر معمولی قربانی اور اخلاص کا ثبوت دے رہا ہے۔ وہاں یہ غفلت کرنے والا طبقہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی فوری مدد اور تائید کو لانے میں روک بنا ہوا ہے۔ یاد رکھو تمہیں اس بھٹی میں سے گذرنا ہی پڑے گا جس میں سے گذرے بغیر تم کبھی کندن نہیں بن سکتے۔ اور جب تک تم کندن نہیں بنتے (۱) وقت اللہ تعالیٰ کی فوری نصرت اور تائید کے نظارے تم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اصلاح کرنے کے لئے تمہیں ایک خاص وقت تک ہی موقع دے سکتا ہے۔ آخر ایک دن آئے گا جبکہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جو مخلص ہیں ان کے ایمانوں کو اور بڑھا دے گا۔ اور جو کمزور ہیں ان کے دل سخت کر دے گا۔ اور وہ مرتد ہو کر علیحدہ ہو جائیں گے۔ اور اس طرح وہ چھتر دور ہو جائے گا جو مخلصین کی قربانیوں کے نتائج ظاہر کرنے کی اور جماعت کی ترقی کی راہ میں ایک عظیم روک بنا ہوا ہے اور جب یہ چھتر اٹھ جائے گا تو پھر جماعت کی غیر معمولی ترقی کا راستہ کھل جائے گا (انشاء اللہ)

گرم کپڑوں اور گرم بستروں کی ضرورت

اس وقت لاہور میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے احمدی احباب معہ اہل و عیال جمع ہیں جن کا تمام مال و اسباب دشمن کے ہاتھوں لٹ چکا ہے موسم سرما سر پر آگیا ہے مگر ان کے پاس بدن ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا نہیں۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں التجا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے زیادہ سے زیادہ گرم کپڑے اور گرم بستر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو دفاعی بلڈنگ لاہور کی معرفت بھیج کر ممنون فرمائیں

الفضل آپ کا قومی آرگن ہے

اس کی مدد کرنا قوم کی مدد کرنا ہے احباب کرام الفضل کا چندہ جلد ادا کریں۔ اور اسکی خریداری کے اضافہ کیلئے سعی کریں (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ ص ۳)

قوم قادیان کے مقدس حصہ کو آباد رہنے دیگی۔ مگر یہ صرف قادیان کا سوال نہیں بلکہ اسلامی مقدس مقامات کا سوال ہے۔ مثلاً سرہند۔ درگاہ نظام الدین اولیاء۔ درگاہ اجمیر شریف وغیرہ ان کے متعلق باعزت سمجھوتہ کی کوشش ہونی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہمارے مقدس مقامات جو مشرقی پنجاب اور ہندوستان میں واقع ہیں۔ ہمیں انکو بغیر قربانی کے کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ قومی زندگی کے لئے ایسی قربانیاں نہایت ضروری ہوتی ہیں۔

آپ نے کشمیر کے متعلق فرمایا کہ کشمیر اور حیدرآباد کا فیصلہ اکٹھا اور ایک ہی اصول پر ہونا چاہیئے ورنہ ڈر ہے کہ دونوں ہی ہاتھ سے نکل جائیں۔ اگر حکمران کی مرضی پر فیصلہ ہو۔ تو ہمیں حیدرآباد مل جائے گا۔ اور اگر رعایا کی مرضی پر ہو تو ہمیں کشمیر مل جائے گا۔ اگر اکٹھا فیصلہ نہ ہوا۔ تو اس سے مسلمانوں کو سخت نقصان ہوگا۔ کیونکہ ایک فیصلہ کو اپنے حق میں کرا کے انڈین یونین پھر اپنا اصول بدلکر دوسری ریاست کے بارے میں جھگڑا کر سکتی ہے۔ بالآخر آپ نے فرمایا کہ گو حیدرآباد اور کشمیر دونوں کا سوال اہم ہے۔ مگر بعض لحاظ سے میرے خیال میں کشمیر کا معاملہ بہت زیادہ اہم ہے خصوصاً اس لئے کہ اس سے پاکستان کی حفاظت اور مضبوطی پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔

مغربی پنجاب کے تمام اضلاع میں امن

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق آج مغربی پنجاب کے تقریباً ہر ضلع میں امن رہا۔ صرف لاہور اور ملتان میں ایک ناخوشگوار واردات ہوئی۔

سرحد میں ہندوؤں نے کاروبار شروع کر دیئے

پشاور ۱۵ اکتوبر۔ ہندوؤں کی بہت بڑی تعداد جو اپنے آبائی گھروں میں مقیم رہنا چاہتی ہے۔ نے اپنے کاروبار پھر سے شروع کر دیئے ہیں۔

ہزارہ کے قریباً دو سو غیر مسلموں کا وجود پاکستان سے جانے کے خواہاں تھے) انتظام فوجی حفاظت میں شاہ کیمپ میں کر دیا گیا ہے

سندھ میں امن بورڈ کا قیام

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ کراچی میں پہلی مرتبہ ایک امن بورڈ قائم کیا گیا ہے جس میں سندھ کے تمام

یہودیوں کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ

عرب لیگ کونسل کا میمورنڈم

بیروت ۱۵ اکتوبر۔ عرب لیگ کونسل نے اپنے خفیہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ فلسطین میں عربوں کی طرف سے یہودیوں کے بائیکاٹ کے لئے زیادہ سخت کارروائیاں عمل میں لائی جائیں اور یہودیوں پر ہر ملک عرب کے دروازے قطعی طور پر بند کر دیئے جائیں۔ آئندہ کوئی یہودی کسی عرب ملک کی سرحد میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

عرب لیگ کونسل نے ایک میمورنڈم کا مسودہ تیار کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے یہ میمورنڈم برطانیہ روس۔ امریکہ اور فرانس کو بھیجا جائے گا۔ اس میمورنڈم میں سابق اطالوی نوآبادیات لیبیا۔ کو عرب نظام توبیت کے ماتحت آزاد کرنے کے مطالبہ کی حمایت کی گئی ہے۔

پاکستان میں کھانڈ تیار کرنے کے کارخانے کھولے جائینگے

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ کل پاکستان فوڈ کانفرنس میں یہ طے پایا کہ مرکزی حکومت پاکستان کو اپر بڑے اداروں اور بینکنگ سہولتوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کی کوشش کرے۔ پاکستانی صوبوں میں کھانڈ اور گڑ کی ضروریات پر بھی تبادلۂ خیالات ہوا کئی صوبوں کے نمائندوں نے شکوہ کیا کہ ہندوستان سے ان کے لئے کھانڈ کا کوٹا ابھی تک نہیں پہنچا لہذا حکومت پاکستان انڈین یونین سے اس سلسلہ میں فوراً گفت وشنید کا آغاز کر دے اس سلسلہ میں پاکستان کے اندر کھانڈ کے کارخانے کھولنے کا مسئلہ بھی زیر بحث لایا گیا۔ تاک اور مختلف قسم کے تیل کی سپلائی کے مسئلہ پر بھی غور و خوض کیا گیا پاکستان میں مارکنٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے متعلق بتایا گیا کہ اس ضمن میں ابتدائی کارروائیاں شروع کی جا چکی ہیں

انتقامی کارروائی بند کر دو

مشرقی پنجاب کے غیر مسلموں سے ہندو سول لائن افسر کی اپیل

سرگودھا ۱۵ اکتوبر۔ ڈاکٹر بہنا سنگھ سیشن لائن افسر سرگودھا اور میانوالی نے مشرقی پنجاب کے اپنے بھائیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ظلم توڑنے سے احتراز کریں کسی قسم کی انتقامی کارروائی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہمارے بڑے بڑے لیڈر انشاء اللہ دوبارہ گھروں میں آباد کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کسی مسلمان کا بال بیکا نہیں ہونا چاہیئے اس طرح وہ مغربی پنجاب کی اقلیتوں کی بہت عمدہ خدمات سرانجام دے سکیں گے مسٹر گاندھی نے کلکتہ میں جو کچھ کارروائی امن کے قیام کے لئے کی ہندوؤں اور سکھوں کو چاہیئے کہ وہ اس پر مشرقی پنجاب میں عمل کریں اور اس امر کا انتظار کئے بغیر عہد وعید شروع کر دیں کہ مسلمان مغربی پنجاب میں غیر مسلم اقلیتوں سے کیا سلوک کرتے ہیں۔

سیاسی جماعتوں کے ارکان شامل ہیں یہ آپس میں بیٹھ کر طریقے اور راستے سوچیں گے کہ سندھ میں کیونکر امن بحال کر کے فرقہ اقلیت کی بھاگڑ کو بند کیا جائے مسٹر ایم۔ اے کھوڑو وزیر اعظم سندھ اس بورڈ کے صدر ہیں۔ بورڈ کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہوں گے۔

(۱) حکومت کو مشورہ دینا اور ایسے طریقے اختیار کرنا جس سے صوبہ کے امن شکن عناصر قابو میں رکھے جا سکیں۔

(۲) اس امر کی نگرانی کہ اقلیت کی جان و مال اور ناموس محفوظ رہے گی۔

(۳) صوبہ میں اقتصادی زندگی کے خوشگوار

کے لئے معتدل حالات پیدا کرنا

(۴) ایسا سازگار ماحول اور فضا پیدا کرنا جس سے سندھی سندھ چھوڑنے پر مجبور نہ ہوں

(۵) پناہ گزینوں کو ایک باقاعدہ اور منظم پروگرام کے مطابق از سر نو آباد کرنا

(۶) وفاداری اور اطاعت کے جذبات پیدا کرنا

ڈیوک آف ونڈسر کو مدعو نہیں کیا گیا

لندن ۱۵ اکتوبر۔ ڈیوک آف ونڈسر سابق ایڈورڈ ہشتم) کے سکرٹری نے ایک بیان میں بتایا کہ ڈیوک آف ونڈسر کو شہزادی الزبتھ کی شادی میں

میں شرکت کی کوئی دعوت موصول نہ ہوئی ڈیوک آف ونڈسر انگلستان میں اپنی والدہ ملکہ میری کے ہاں مقیم ہیں۔

کراچی میں آنے والے اور نکلنے والوں کی تعداد شمار

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کو نہایت ہی موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ اکتوبر تک انڈین یونین کی حدود کو پار کر کے سندھ میں داخل ہونے والے پناہ گزینوں کی تعداد ۱۰۲۸۰۰ تھی اور سندھ سے آنے والے غیر مسلم پناہ گزینوں کی تعداد اسی تاریخ تک ۱۲۵۷۶۱ تھی

حکومت حیدرآباد کی طرف سے تردید

حیدرآباد دکن ۱۵ اکتوبر۔ ریاست حیدرآباد کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلان میں کسی مقامی اخبار کی اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے کہ حضور نظام نے پاکستان کو ذاتی املاک میں سے دو کروڑ روپیہ دیا ہے

مشرقی بنگال کے ہندو نہیں گئے

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر مسٹر فزالحق نے ایک ملاقات میں بتایا۔ کہ ان کے صوبہ میں کامل امن ہے اور ان خبروں میں کوئی صداقت نہیں کہ ہندو مشرقی بنگال سے نکل کر مغربی بنگال جانا شروع ہو گئے ہیں مسٹر فزالحق نے کہا۔ کوئی ہندو مشرقی بنگال سے نہیں گیا۔

جاپان کے گیارہ شہزادوں کو سزا

ٹوکیو ۱۵ اکتوبر۔ حکومت جاپان کی نامزد کردہ ایک کمیٹی نے سابق وزیر اعظم جاپان اور دس دوسرے شہزادگان کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ انہیں جاپان کے کسی محکمہ میں کوئی اہم عہدہ نہیں مل سکے گا۔ پرنس نگاشی کونی شاہ جاپان کے بھتیجے ہیں دس دوسرے شہزادے بھی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان شہزادوں پر جنگ جدال کرانے کا الزام ہے جنرل میکارتھر کے نمائندے کی رائے میں ان شہزادوں کی سرگرمیاں جاپان کی اقتصادی ترقی کے راستے میں حائل ہیں۔ اور وہ ملک میں بلیک مارکیٹ کرا رہے ہیں۔

سری نگر ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر مسلم کانفرنس کے لیڈر شیخ عبداللہ عنقریب دہلی جا کر پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل سے ملاقات کریں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی مجلسِ وزارت میں اہم تغیرات کے امکانات
سردار بلدیو سنگھ کی بجائے مہاراجہ پٹیالہ کو وزیر دفاع بنایا جائے گا

نادر خاں ایک غاصب بادشاہ تھا اسنے قبائلیوں سے بچہ سقہ کے نابود کرنیکے لئے اس شرط پر مدد مانگی تھی کہ امان اللہ خاں کو واپس بلا لیا جائے گا

مسٹر مہابیر تیاگی کو الٹی میٹم
اپنی جان کی خیر منائیے

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر۔ ہندو سنھان دستور ساز اسمبلی کے ممبر مسٹر مہابیر تیاگی ایم۔ ایل۔ اے کو لکھنؤ کے ہندوؤں اور سکھوں نے الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کی حفاظت پر اصرار کیا تو ان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ واضح رہے کہ مسٹر تیاگی نے ڈیرہ دون میں موجودہ قتل عام میں بہت سے مسلمانوں کو بچایا تھا

حکومت یوپی کی مسلم کش پالیسی

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر۔ حکومت یو۔ پی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر اس مسلمان لازم گرفتار کر دیا جائے جو حکومت پاکستان کے ماتحت ملازمت کرنے کا خواہشمند ہو۔ یا اس نے کبھی اس خواہش کا اظہار کیا ہو۔

امرتسر میں بے بنیاد خبر وں سے ہراس

امرتسر ۱۵ اکتوبر۔ امرتسر میں یہ افواہ خوب گرم ہے کہ عنقریب پاکستان کی طرف سے حملہ ہونے والا ہے ہندو شہر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ شہر بالکل سنسان پڑا ہے کوشن مارکیٹ، گرو کا بازار، دربار کا چوک فقرہ صاحب کٹڑہ اہلو والیاں اور دوسرے شاندار بازار اور منڈیاں سنسان و ویران پڑی ہیں۔ عام خیال یہی ہے کہ اب ان کی رونق بحال نہ ہو سکے گی کاروباری لوگ اور جگہوں پر منتقل ہونے کی فکر میں ہیں۔ آج مسٹر گوپالا سوامی آہن گر۔ سردار سورن سنگھ اور دیگر ذمہ حکام نے شہر کا دورہ کر کے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے مسٹر گوپالا سوامی اور دیگر حضرات کل اور پرسوں سرحدی لائنوں کا دورہ کریں گے مشرقی پنجاب کے گورنر بھی سرحدی لائن کا معائنہ کریں گے

خالی مکانوں کے سامنے بارودی سرنگیں

لکھنؤ ۱۵ اکتوبر۔ جو لوگ فسادی اور ڈیرہ دون سے چلے گئے ہیں، حکومت نے انکی جائداد کو محفوظ رکھنے کیلئے انکے مکانوں کے سامنے بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں منادی اور اشتہاروں کے ذریعہ عوام کو اس خطرے سے آگاہ کر دیا ہے

لیکن اسنے اپنے معاہدے کی پابندی نہ کی (خان غلام محمد آف مردان)

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے ایک مقتدر لیگی لیڈر مسٹر غلام محمد خاں نے افغانستان کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ شہنشاہیت کو ختم کرنے کے لئے عنقریب ایجی ٹیشن شروع ہونے والی ہے۔ اگر فرمانروائے افغانستان نے اپنی آمرانہ روش کو خود بخود خیرباد کہہ دیا: تو بہتر ورنہ ملک کے باشندوں کو شاہ امان اللہ کی طرف آس لگانا ہوگی جس کی جلاوطنی سے اسلامیان افغانستان کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

آپ نے نادر خاں کو غاصب قرار دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۲۹ء میں قبائلیوں نے فرمانروا کی اس لئے مدد کی تھی کہ وہ شاہ امان اللہ خاں کو واپس بلا لے گا۔ لیکن اس نے بچہ سقہ کے نابود ہونے کے بعد اس معاہدے کی پابندی نہ کی اور خود ان انگریزوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنا رہا۔ جو کسی صورت بھی ملک کی فلاح کے خواہاں نہ تھے۔

بیان کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ جمہوری افغانستان پاکستان کے ساتھ ملحق ہو سکتا ہے جو دنیا میں سب سے بڑی اسلامی حکومت ہے۔ اور جس کے ساتھ مل کر دونوں حکومتوں کے بہت سے اہم مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

پاکستان سے شمولیت کے متعلق گفتگو شروع کر دو یا ہندو ستھان سے گفتگو فوراً بند کرو
صدر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد کا حکومت حیدرآباد کو الٹی میٹم

حیدرآباد دکن ۱۶ اکتوبر۔ حیدرآباد ریاست کے ہندو ستھان یونین میں شامل ہونے کی شرائط پر تنقید کرتے ہوئے مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد کے صدر مسٹر قاسم رضوی نے حکومت حیدرآباد کو ایک تنبیہی نوٹ ارسال کیا ہے کہ ایسا فیصلہ ریاست کے لئے تباہی کا موجب ہوگا آپ نے کہا یا تو پاکستان یونین کے ساتھ شمولیت کے لئے گفتگو فوراً شروع کر دی جائے یا ہندو ستھان یونین سے جو گفتگو جاری ہے اسے فی الفور بند کر دیا جائے۔

آپ نے کہا حیدرآباد ریاست کی کامل آزادی کے خواہاں ہیں۔ اور اگر ضرورت پڑی تو وہ اس کے لئے جہاد کریں گے

قادیان کے مقامی حکام کا غیر منصفانہ رویہ
ضیاء الاسلام پریس اور مرکزی احمدیہ لائبریری پر مہر لگا دی گئی

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ سکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیان کا ضیاء الاسلام پریس جس میں جماعت احمدیہ کا قومی جریدہ "الفضل" چھپا کرتا تھا۔ اور مرکزیہ احمدیہ لائبریری دونوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔

اس لائبریری میں کم و بیش تیس ہزار کتب ہیں جن میں بیشتر کتب بیش بہا قیمت کی اور کلیتہً نایاب ہیں۔ اس کے علاوہ لاتعداد نہایت ہی بے مثال قلمی نسخے ہیں یہ لائبریری شہر کے عین مرکز میں واقع ہے اور اس پاکٹ میں آتی ہے جس میں اس وقت احمدی موجود ہیں اسی لائبریری پر مہر لگائی جانا سلسلۂ احمدیہ کی ثقافتی اور تحقیقی سرگرمیوں پر حملہ کرنے کے مترادف ہے اور ضیاء الاسلام پریس کو سربمہر کرنا قوم کی آواز کو دبانے کے مترادف ہے قادیان کی بلندیوں سے جو اپنے شہر میں رہنا چاہتے ہیں مقامی حکام کا یہ غیر منصفانہ سلوک اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انکی نظروں میں حکومت ہندو ستھان کی تواتر سے بیان کردہ پالیسی کی کوئی وقعت نہیں جس میں بار بار اس پر زور دیا گیا ہے کہ ہندو ستھان میں اقلیتوں کے لئے یکساں شہری حقوق ہوں گے

مہاراجہ پٹیالہ کو وزیر دفاع بنانے کا منصوبہ

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ دہلی کے سیاسی حلقوں میں عام چہ میگوئیاں ہیں کہ ہندو ستھان کی مجلس وزارت میں مستقبل قریب میں نہایت ہی اہم تبدیلیاں وقوع میں آنے والی ہیں موجودہ ارکان میں سے بعض کو سفیر بنا کر ممالک خارجہ میں بھیجنے کی تجویز زیر غور ہے یہ اطلاع بھی عام ہے کہ سردار بلدیو سنگھ کو مشرقی پنجاب کا گورنر اور مہاراجہ پٹیالہ کو وزیر دفاع بنا دیا جائے گا

آل عثمان کے آخری تاجدار سلطان عبدالمجید خاں خلد آباد میں دفن کئے جائینگے
سکندرآباد دکن ۱۵ اکتوبر۔ ترکی کے آخری خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالمجید خاں کی نعش یہاں لائی جا رہی ہے آپ کی دختر فرخندہ اختر (شہزادی براز) آپ کو اورنگ آباد سے چودہ میل دور خلد آباد میں دفن کرنا چاہتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت خسرو دکن نے مقبرہ کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار روپے کی رقم منظور فرمائی ہے یہ مقبرہ اسلامی فن تعمیر کا نمونہ اور خلیفۃ المسلمین کے شایان شان ہوگا۔ واضح رہے کہ آل عثمان کے اس آخری تاجدار نے ۱۹۲۴ء میں داعی اجل کو لبیک کہا تھا

مسٹر اقبال شبدائی لاہور پہنچ رہے ہیں

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ مسٹر اقبال شیدائی جو ۲۷ سال کی جلاوطنی کے بعد کل کراچی پہنچے ملک فیروز خاں نون نے آپ کو دعوت چائے دی اور سلک کی صورت حالات پر گفت و شنید ہوتی رہی مسٹر اقبال شیدائی بہت جلد لاہور پہنچ جائینگے

ایک سب انسپکٹر آبکاری گرفتار

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ ۱۶ پنجاب رجمنٹ کے لفٹننٹ مسٹر ہیری روبسن کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ آپ پر ایک ہوٹل سے سرکاری پیالو اور کچھ روپیہ چرانے کا الزام ہے مقدمہ سپرد عدالت کر کے ریمانڈ دیدیا گیا ہے مسٹر ہیری روبسن اب سب انسپکٹر آبکاری تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah